خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 92

Track1

Time 58:17

۱۔سورۃاخلاص کی عملی تفسیر کیا ہے ؟

... اعوذ با اللہ

... بسم اللہ

... تلاوت ...قل اللہ احداللہ صمدلم یلد

ابھی میں نے جو سورت تلا وت کی ہے اس سورت کایہ بہت بڑ اعزاز ہے کہ ہر
مسلمان کو قرآن پاک پو را حفظ ہو نہ ہو لیکن الحمد الشریف اور سورہ اخلاص
قل اللہ احد...ضرور یا د ہو تی ہے ۔چھوٹے چھوٹے بچے بھی بڑی آسانی سے یہ
سورت یاد کر لیتے ہیں اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے پانچ سورتیں نا زل کی ہیں
مختصراً میں اس سورت کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے اور یہ بھی بتا یا گیا ہے
کہ سورہ مبا رک سورہ حجرتین دفعہ پڑ ھ کر ایصال ثواب کیا جا ئے تو ایک قرآن
پاک کا ثواب یا قرآب پا ک کا اجر ایصال ثواب میں منتقل ہو جا تا ہے لیکن اس
سورت میں رو حا نیت بھی اللہ تعالیٰ نے بھر دی ہے یعنی کہ یہ جو سورت سورہ
اخلاص کی اگر روحانی تفسیر بیان کی جا ئے یعنی آیت کے معنی اور مفہوم کے
اعتبار سے روحانی کیا جا ئے تو یہ ایک صورہ دراصل اللہ اور مخلوق کے درمیان
جو رشتہ ہے اس کی پو ری پو ری وضاحت ہے کہ سورت المبا رکہ میں اللہ
تعالیٰ نے اس بات کی بڑی تفصیل کے ساتھ وضاحت کی ہے کہ اللہ کیا ہے ؟یعنی
خالق کی صفات کیا ہے اور مخلوق کی صفات کیا ہے؟جس خالق نے مخلوق کو
پیدا کیا ہے اس کی حیثیت کیا ہے اور بحیثیت خالق کے اللہ کی حیثیت کیا ہے ان پا
نچ آیاتوں پر اگر غور فکر کیا جا ئے تو مخلوق کی جو بنیاد مخلوق کی جو کیفا لت
مخلوق کا مجبور ہو نا اور مخلوق کا دنیا کے ساتھ توقعات قائم کر نا اور مخلوق
کا اللہ کے ساتھ توقعات قائم کر نا یہ سارا پروگرام اس سورت پر موجود ہے ۔
اللہ تعالیٰ اپنے محبوب رسول اللہﷺ سے فرماتے ہیں اے میرے محبوب ﷺ ؤپ
لوگوں کو بتا دیجئے انا اللہ ...آپ بتا دیجئے کائنات کی نوع انسانی کو مسلمانوں
کو اللہ جو ہے وہ ایک ہے یعنی اللہ کی ہستی ایسی ایک ہستی ہے کہ جس
میں دو نہیں ہو تے ایسا نہیں ہو سکتا کہ ا للہ دو ہو ں، چار ہوں ،دس ہو ں یا
اللہ کے الگ الگ پر ت ہو ںاللہ ایک ہی ہے اس میں میں بہت ہی زیادہ جب
گہرا ئی میں گئے تو انہوں نے تو یہاں تک بھی کہا احد کا ترجمہ ایک ہو نا نہیں

ہے اللہ کی شان ربوبیت کوپو را کر نا ہے تو جب ہم ایک بو لتے ہیں تو ہماری
مجبوری یہ ہے کہ ایک کا مطلب یہ ہے کہ ہمدو بھی تسلیم کر تے ہیں اور دو کا
تسلیم کر نا دراصل ایک ہے کیونکہ ایک تا بعہ ہے دو کے تین کے چا ر کے اس لیئے
اگر ہم احد کا ترجمہ یہ کر یں کہ اللہ ایک ہے اس میں اللہ کی خالقیت ہے
ربوبیت ہے اس میں محدودیت یعبیء ایک ہو گا تو دو ہو گا تو اب ہم یہ کہتے
ہیں اللہ ایک ہے یہ ہماری مجبوری ہے کہ ہم ایک کے علاوہ کو ئی اور لفظ اللہ
کے لئے بیان نہیں کرسکتے یہی وجہ ہے کہ مختلف علماء نے مختلف ایک کا تر
جمہ کہییکتے کیا ہے کیا احد کا تر جمہ اند کیا ہے کہی کچھ تر جمہ کیا ہے کہی
کچھ تر جمہ کیا ہے لیکن بر حال ا یک ہو نا یہ ہماری مجبوری ہے کہ اس لئے کہ
مخلوق اتنی زیادہ کم ہمت ہے اور اتنی زیادہ مجبور اور محتا ج ہے کہ وہ مجبور
ہے یہ کہنے پر اللہ ایک ہے فی الواقع یہ کہنا اللہ کی صفات کو احاطہ نہیں کر
تا بر حال کیوں کہ مجبوربی یہ ہے اللہ ایک ہے تو اب ہمیں یہ دیکھنا ہے جب
اللہ ایک ہے تو کیا مخلوق بھی ایک ہو تی ہے؟ تو ایک ہی جواب ہے مخلوق تو
کہتے ہی ایک نہ ہو مخلوق کے معنی کثرت مثلاً نوع انسانی ایک مخلوق اب نو ع
انسانی ایک مخلوق کا مطلب ہوا کہ پا نچ ارب آدمی جب ایک مخلوق کی تعداد کا
پتا ہی نہیں کتنے عرب ہو نگے ہمخلوق کا مطلب ہے درخت کسی تعداد کا تعین
ہی نہیں کیا جا سکتا جتنے کھرب درخت تو جہاں مخلوق کا تذکرہ آئے گا تو اس
کا مطلب یہ ہے کہ مخلوق ایک نہیں ہو تی کثرت بے شما ر تو پہلی بات یہ ہے
کہ اللہ اور مخلوق کی یہ جو صفات ہم بیان کر تے ہیں خالق اور مخلوق کی تو
ہم نے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ مخلوق ایک نہیں ہو تی مخلوق کا مطلب ہے بے
شمار انسان تو خالق کا مطلب ہے اللہ ایک ہے اور مخلوق کثرت ہے بہت سارے
افراد اللہ هو صمد ...تو اللہ بے نیاز ہے بے نیاز کا مطلب کیا ہوا کہ اللہ وسائل کا
محتاج نہیں ہے نہ اسے بھوک لگتی ہے، نہ اسے پیاس لگتی ہے،نہ اسے رو شنی
ضرورت ہے نہ اسے اندھیرے کی ضرورت ہے لا تا خزون ...ان کو اونگ بھی نہیں
ؤتی نیند بھی نہیں آتی آیت الکرسی آپ نے پڑھی لا تا خذ ...اللہ ایک ایسی ذات
ہے کہ جس کو نیند بھی نہیں آتی اونگ بھی نہیں آتی ہ تو اب اس کا مطلب یہ
ہوا مخلوق کی تعریف یہ ہے کہ مخلوق محتاج کے علاوہ کو ئی حیثیت ہی نہیں
ہے ہ کو ئی بھی مخلوق ہو درخت ہوں ،پر ندے ہو ں ،درندے ہو ں ،انسان
ہوں ،فرشتے ہوں جنات ہوں انسان کے بارے میں جب آپ غوروفکر کر یںگے تو
اس کی مجبوری ہے کھانا کھا نا ،اس کی مجبوری ہے پا نی پینا ،اس کی مجبوری
ہے سونا ،اس کی مجبوری ہے سونے کے بعد بیدار ہونا تو اللہ هو صمد ...اللہ
ایسی واحد ہستی ہے کہ جو وسائل کی محتاج نہیں وسائل کی اسے ضرورت
ہی نہیں ہے ہجبکہ مخلوق جو ہے وہ وسائل کی محتاج ہو تی ہے اور وسائل
کی اس طرح محتاج ہو تی ہے اللہ هو صمدلم یلد ولم یو لد ...کہ مخلوق کے لئے
یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ماں با پ سے پیدا ہو اللہ کے لئے تو یہ بھی ضروری
نہیں ہے کہ وہ ماں باپ سے پیدا ہو لم یلد ولم یولد...مخلوق کے لئے یہ بھی

ضروری ہے اس کی کو ئی ا ولاد ہو اللہ اس سے بھی معاورا ہے اللہ کسی کی
اولاد نہیں یعنی اللہ کا نہ کو ئی با پ ہے نہ اس کی کو ئی ماں ہے تو مخلوق
اس لئے بے بس مجبور ہے اس لئے مخلوق کا تو مطلب یہ ہے وہ کسی کی اولاد
ہو، مخلوق کا تو مطلب ہی یہ ہے وہ اس کی کو ئی اولاد ہو اب اس میں انسان
ہو جا نور ہو ں درخت ہوں اب دیکھئے مجبوری یہ ہے کہ درخت اب بیج نہ ہو ں
درخت کا کو ئی فا ئدہ ہی نہیں ماں باپ نہ ہوں انسان کہاں سے ہو ،کبوتر
انڈے نہ دیں تو بچے نہیں نکلتے ،بکر ی بچے نہ دے تو اس کے بچے نہیںہو
تے ،مخلوق کی مجبوری یہ ہے کہ پیدا ئش کے سلسلے میں بھی وہ مجبور ہے ولم
یقولا اللہ کفون احد...اور اللہ کا کو ئی خاندان بھی نہیں ہے مخلوق کی یہ بھی
مجبوری ہے کہ اس کا خاندا ن بھی ہو تا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سورہ مبارک
میں اپنی پا نچ صفات بیان کی ہیں ۔ایک یہ کہ اللہ کثرت نہیں ہو تا بلکہ مخلوق
کثرت ہے ،دو سرا یہ کہ اللہ کسی وسائل کا محتاج نہیں ہو تا اور مخلوق کی
تعریف ہی یہ ہے وہوسائل کی محتاج ہو تی ہے ،اللہ کسی کا باپ نہیں ہے
اللہ کسی کی اولاد نہیں ہے مخلوق کی یہ بھی مجبوری ہے مخلوق کے لئے یہ
بھی ضروری ہے کہ کسی کی اولاد ہو یا کسی کا باپ ہو یا ماں ہو انسان ساری
دنیامیں اور کائنات میں جتنی بھی مخلوقات آتی ہیںاس قانون کی پا بندہیں
مخلوق کے لئے یہ بھی ضروری ہے کنبہ ہو، قبیلہ ہو ،خاندان ہو ،برادری ہو اللہ
کی نہ کو ئی برادری ہے اللہ کا نہ کو ئی خاندان ہے یہ پانچ صفات پر مشتمل ہے
اب دیکھنا یہ ہے روحانی نقطہ نظر سے کہ ان پانچ صفات میں سے جو خالق
کائنات میں بیان کی ہیں کیا کسی ایک صفت میں مخلوق حصہ دار بن سکتی ہے
یہ سوچنے کی بات ہے کہ پا نچ صفات اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے اللہ تو کثرت
نہیں ہے مخلوق کثرت ہے میں بار بار اس کو اس لئے دو ہرا رہا ہوں آپ کے
ذہن نشین ہو جا ئے کہ مخلوق کثرت ہو تی ہے اللہ کثرت نہیں ہو تا مخلوق ہر
ہر قدم پر وسائل کی محتاج ہے اللہ کو وسیلے کی ضرورت ہی نہیںاللہ تو
وسائل بنانے والا ستعمال نہیں کر تا اللہ کا کاکو ئی باپ نہیں ہے ،اللہ کسی کا
باپ نہیں ہے اللہ کا کو ئی خاندان نہیںہے ان پا نچ صفات میں سے تلاش یہ کر نا
ہے کہ انسان اللہ کی کو ئی چیز صفت ایسی ہے کہ جس صورت سے ہم رشتہ
ہوکر اللہ سے قریب ہو جا ئے تو وہ ایک صفت اللہ و صمد ...کہ اللہ کسی کا
محتاج نہیں ہے تو پا نچ صفات میں سے چار صفات تو ایسی ہیں کہ مخلوق اس
کے بارے میں سوچ وچار ہی نہیں کر سکتی کثرت ہو نا ضروری ہے با پ ہو نا
ضروری ہے اولاد ہو نا ضروری ہے خاندان ہو نا ضروری ہے اب ایک صفت کہ اللہ
وسائل کا محتاج نہیں ہو تا دنیا تو مخلوق اگر چاہے تو دنیا سے اپنی توقعات قائم
کر کے اللہ توقع قائم کر سکتی ہے یعنی دنیا سے بے نیاز ہو کر اللہ کے ساتھ نیاز
بندی کر سکتی ہے اللہ ھو صمد ...اور یہ ایسی بات ہے نہ اس میں کو ئی
پریکٹس کی ضرورت ہے نہ اس میں کو ئی مرا قبہ کی ضرورت ہے ، نہ اس میں
کو ئی سوچ و چار کی ضرورت ہے ،اس لئے کہ جب انسانی زندگی کا ہم تجزیہ

کر تے ہیں تو وہاں ہمیں ایک ہی بات نظر آتی ہے کہ پیدا ئش کے پہلے دن سے
مر نے کے دن تک انسان کو جتنے بھی وسائل مہیا ہیں وہ سب اللہ کی طرف سے
ہیں اس میںمخلوق کا کو ئی عمل داخل نہیں ہے اب آپ ماں کو دیکھ لیں کہنے
کی تو بات یہ ہے ماں کے پیٹ سے آپ کو خون بطور غذا منتقل ہو تا رہتا ہے ۔
آپ اس غذ ا کو حاصل کر کے نشو ونما پا تے رہتے ہیں ۔مٹر کے دانے کے برابر ہو
تے ہیں ساتھ آٹھ پو نڈ کے بچے بن جا تے ہیں ماں کے پیٹ کے اندر لیکن یہ بات
غور طلب ہے کہ ماں کے پیٹ کے اندر یہ جو غذائی سسٹم ہے وہ کس نے بنایا تو
ماں وسیلہ تو بنی لیکن ماں کو وسیلہ بنا نے والاجو ہے وہ اللہ ہے اگر اللہ ماں
پیدا ہی نہیں کر تا اگر اللہ ماں کو وسیلہ ہی نہیں بنا تا تو کیا یہاں دنیا میں رو
نق آپ کو نظر آسکتی تھی۔یہاں کو ئی انسان ہو سکتاتھا ،کو ئی پر ندے ہو
سکتا تھا ،کو ئی چرندے ہو سکتا تھا ،کو ئی درخت ہو سکتا تھا ،کو ئی پھول
ہوسکتا تھا ،تو اگرماں وسیلہ ہی بن گئی ہے بچے کی نشوونما کے لئے تو وہ بھی
اللہ نے ہی وسیلہ بنایا ہے اس کے بعد آپ پیدا ہو ئے ماں کے پیٹ سے جب آپ پیدا
ہوئے تو یہ بات ہر آدمی جانتا ہے اس میں کو ئی سو چ و چار کی بات ہے کہ
بچے جب پیدا ہو تا ہے تو دنیا پیدا ہونے کے بعد نہیں بنتی پہلے سے ہی دنیا اس
کے لئے موجود ہو تی ہے یعنی وسائل جو ہیں اس کو زندہ رہنا ہے چیزیں پہلے
سے موجود ہو تی ہیں ۔زمین بھی موجود ہے جب بچے پیدا ہو تا ہے اس سے
پہلے زمین بھی موجود ہے ،پا نی موجود ہے ہوا بھی موجود ہے ،دھوپ بھی
موجود ہے اور کھانے پینے کی جتنی بھی چیزیں ہیں وہ بھی موجود ہے دوسری
بات بہت زیادہ غور طلب یہ ہے کہ جتنے بھی وسائل موجود ہیں وہ سارے کے
سارے بلا چوں موجود ہے ایک بچے پیدا ہوا اس کو ہوا کی بھی ضرورت ہے ،اس
کو آکسیجن کی بھی ضرورت ہے ،اس کو پا نی کی بھی ضرورت ہے ،اس کو
دھوپ کی بھی ضرورت ہے اس کو سائے کی بھی ضرورت ہے اس روٹی کی بھی
ضرورت ہے اگر ماں روٹی نہیں کھا ئے گی تو پیٹ نہیں بھرے گا ،اس کو فروٹ
کی بھی ضرورت ہے اگر ماں کے سینے میں اگر اللہ دودھ نہیں ڈالے گا تو سارے
بچے مر جا ئیں گے ۔تو اللہ نے مخلوق کے لئے جو وسائل پیدا کئے اس کے پیدا ہو نے
سے پہلے اللہ نے بنا ائے دئیے ہیں اور تخلیق کئے ہیں ۔اس لئے تخلیق کر دئیے اللہ
تعالیٰ یہ بتا نا چا ہتا ہے کہ کیفا لت اگر کسی کے ہاتھ میں ہے تو صرف وہ اللہ
ہے اور کسی کے ہاتھ میں نہیںہے اور جتنی چیزیں آپ نے استعمال کیں ہیں ان
کی کو ئی قیمت نہیں ہے ابھی آپ آکسیجن کا ایک سلنڈر لیکرلگا ئیں ناک میں
اس سے جناب سانس کی تکلیف بھی ہو گی ،سینے میں آپ کے جگہ جگہ بوٹے
بھی ہو نگے اور سانس بھی زور زور سے لمبے لمبے لے رہے ہونگے اور ساتھ آٹھ
ہزار سلنڈر کے بھی دینے پڑے گے ۔آکسیجن نے آپ کو نظر آرہی ہے اور نہ آپ کو
پتا ہے کیا چیز آپ کو مل رہی ہے ذرا سی ہوا بند ہو جا تی ہے آپ پنکھے چلا تے
ہیں ۔پہلے پنکھا خریدو پھر بجلی کا بل ادا کرو اور بجلی کا بل تو جب اداکر و
پہلے وائرنگ کرائو تھوڑی سی ہوا کے لئے آپ کو انتہا ئی درجے محنت کر کے

پیسے حاصل کر نا پڑھتا ہے پھر آپ تھوڑی سی ہوا حاصل کر تے ہیں ۔اور اللہ
تعالیٰ کا یہ آپ گھر کے اندر ہوں با ہر ہوں چھت پر ہوں میدان میں ہو ں ہوا
جو ہے چلی آرہی ہے ،چلی آرہی ہے بہت آپ کو غم کر تے نہیں انسان کی
زندگی کا درامدار جس طرح ہوا پر ہے اس طرح پا نی پر بھی ہے آپ مہینے بھر
پا نی خر چ کر تے ہیںچھ مہینے تو آپ پا نی خرچ کر تے ہیں آپ کے پاس بل آجا تا
ہے کہ جی ایس پی ایم سی اتنے پیسے بنے ہیں آسما ن سے کبھی یہ نہیں آیا کہ
آپ نے اتنا پا نی خرچ کیا تو اتنی نفلیں پڑھو تو پا نی دینگے نہیں تو نہیں یا اتنی
دفعہ اللہ کا تذکرہ کرو تو پا نی ملے گا یہ جتنے بھی آپ زندگی کے بارے میں غور
فکر کر یں گے تو وسائل اللہ نے جو بنائے ہیں وہ سارے کے سارے آپ کومفت عطا
کئے ہیں کو ئی پیسے نہیں کچھ نہیں کہ آپ نماز پڑھے گے تو پا نی ملے گا نماز
نہیں پڑھیں گے تو پا نی نہیں ملے گا کہیں یہ نہیں ہے کہ آپ اللہ کومانے گے تو
ہوا ملے گی اللہ کونہیں ما نے گے تو ہوا نہیں ملے گی ۔اس کا مطلب یہ ہوا
جب ہم اپنی زندگی کو گنگالتے ہیں ،بچپن سے لیکر موت تک کے وقفے کو ہم
ڈھونڈتے ہیںا س پر غور کر تے ہیں تو ایک ہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ ہم
وسائل کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اور وسائل کہاسے آئے وسائل اللہ نے پیدا
کئے ہیں تو اب انسان کی ایک صفت ایسی ہو ئی انسان کے اندر کہ اس کو کر نا
یہ ہے کہ جن وسائل کی بنیا دپر وہ زندہ ہے وہ وسائل اسے مفت فراہم ہیں
اور اللہ کی طرف سے اس کو مل رہے ہیں تو کو ئی انسان اگر دنیا والو ں سے
توقعات چھوڑ کر اللہ کے ساتھ قائم کر لے تو وہ اللہ هوصمد...کے دائرے میں آ جا
ئے گا یہ کو ئی ایسی بات نہیں ہے جو آپ کی سمجھ میں نہیں آئے وسائل کے
بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اب جو وسائل زندگی کی بنیاد پر ہیں وہ آپ کو
مل رہے ہیں اگر آپ اللہ کے علاوہ کسی بندے سے توقع قائم کر رہے ہیں تو وہ
بندے بھی وسائل کا محتاج ہے تواس کا مطلب یہ ہوا آپ اپنے جیسے مجبور بندے
سے توقعات قائم کررہے ہیںتو کیا بے قوفی کی بات ہے جس اللہ نے پیدائش
سے پہلے سارے وسائل اس دنیا میں مہیا کر دئیے ہیں آپ اس اللہ کے ساتھ جب
توقعات قائم کر یں گے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے برابر اپنا کفیل اپنا رب
اپنا اللہ اپنا خالق اللہ کو تسلیم کر لیا اور یہ کو ئی ایسی بات نہیں ہے کہ آپ نے
کو ئی بہت بڑا کا رنامہ انجام دیا یہ تو ہو ہی رہا ہے ۔ باتصرف اتنی سی ہے
اب دیکھئے پا نی پی رہے ہیں کبھی یہ نہیں سو چا پا نی پیا اب سو چو کہ اللہ پا
نی دیا تو آپ یہپ سوچ کر نیوالہ بنا کر روٹی کھا رہے ہیں لیکن یہ کبھی نہیں
سوچ رہے کہ اللہ نے اگر زمین نے بنا ئی ہو تی گیہوں کہاں سے پیدا ہو تا ؟اللہ
نے پتھر نہ بنایا ہو تا چکی کہا ں سے پیدا ہو تی ،اللہ نے زمین بھی بنا دی گیہون
کا دانہ بھی بنا دیا اللہ پانی نے بر ساتا کھیتی کیسے اگتی اب دیکھئے آپ کے
پاکستان میں خیر کی بات ہے بارش نہ ہو تو کتنی پر یشانی ہے بڑی بڑی
سائنسی ایجا دات ہوئی تر قی ہو ئی بارش بر ساکر د یکھا ئے کو ئی بڑے سے
بڑا با دشاہ کو ئی زمین یا زمین کا ایک ٹکڑا بنا کر دیکھا ئے اللہ نے تو لاکھوں

لاکھوں مربع زمین بنا رکھی ہے نہ کو ئی سائنسدان ایک فٹ کی زمین بنا کر دیکھا دے،کو ئی سائنسدان پا نی بنا کر دیکھا دے ،کو ئی سائنسدان ہوابنا کر دیکھا دے ،،کو ئی سائنسدان آکسیجن بنا کر دیکھا دے ،،کو ئی سائنسدان گیس بنا کر دیکھا دے اور اگر کو ئی چیز بن بھی گئی ہے تو اس کے بارے میں تو آپغور کر یں گے تو دنیا کے وسائل کو اکھٹا کر کے کو ئی چیز بن رہی ہے یعنی ہوا ئی جہاز بن گیا اب ہوا ئی جہاز بن گیا اس میں پلا سٹک نہ ہو زمین کے اوپر پلا سٹک نہ ہو، زمین کے اوپرلو ہا نہ ہو ،زمین کے اوپرپٹرول زمین کے اندر اور وہ انسان ہی نہ ہو جس انسان کے دماغ نے یہ جہاز بنا یا ہے تو جہاز کیسے بنے گا؟ریل ہے اب ریل کی پٹری پر ڈبے بھاگتے ہیں دوڑتے ہیں لو ہا ہی نہ ہو تو پٹری کہاں سے بنے گی ریل کے ڈبے کہاسے گزریں گے یہ جتنی بھی ایجا دات ہیں اب ریڈیو ہے اب ریڈیو میں جتنی بھی چیزیں ہیں پرزے ہیں دانشور ہے فلا ح ہیں فلاح ہیں جو کچھ ہے وہ ساری زمین کی چیزیں ہیں پہلے سے پیدا ہو چکی ہیں زمین کے موجود وسائل کو اکھٹا کرکے تخلیق کی جا سکتی ہے لیکن ایسی تخلیق کو ئی عملاً نہیں آسکتی کہ جس میں اللہ کے بنائے ہو ئے وسائل کا کو ئی عمل داخل ہو ثابت ہوا کہ جو کچھ بن رہا ہے وہ بھی ایسی بنیاد پر بن رہا ہے کہ اللہ نے پہلے سے ان چیزوں کے اندر جو وسائل پہلے سے پیدا کر دئے تو اب یہ کتنی عجیب بات ہے کہ ایک سائنسدان کی بنا ئی ہو ئی چیزوں کو تو ہم اتنا اچھال رہے ہیں اتنی تر قی ہو گئی ،اتنی تر قی ہو گئی ،نوع انسانی یہ تر قی کر گئی اس بندے نے جس نے تر قی کی سب سے پہلے اپنا دماغ استعمال کیا اس کا پیدا کس نے کیا ؟اس کا دماغ کس نے بنایا ؟اس نے جس چیزوں سے یہ تخلیق کی وہ چیزیں کس نے بنائی ؟تو ثابت ہوا کہ یہاں جو بھی کچھ ہے وہ اللہ کا بنایا ہوا ہے اور انسان کی جتنی بھی ضروریات ہیں وہ ان چیزوں سے پو ری ہو تی ہیں جو اللہ نے پہلے سے تخلیق فرما دی تو اللہ هو صمد...اللہ وسائل کا محتاج نہیں اللہ کو کسی بھی قسم کی ضرورت نہیں ہے احتیاج نہیں ہے نہ وہ کھا نا کھا تا ہے نہ وہ پا نی پیتا ہے نہ وہ سو تا ہے جیسے میں نے آپ سے عرض کیا نہ اس کو نیند آتی ہے تو اگر ہم اپنی زندگی کامطالعہ کر یں تو ایک ہی بات ہماری سمجھ میں آتی ہے کہ ہماری زندگی کا درامدار صرف اور صرف اللہ کے بنا ئے ہو ئے وسائل پرسے ہے ہم ہماری ضرورت یہ ہے اللہ کے کبھیتوقعات نہیں ہو تی لو گوں سے توقعات ہیں بیٹا ہے بوڑھا پے کا سہار ا بنے گا ،بیوی ہے زندگی میں کام آئے گی ،شو ہر ہے کچھ کما کر لا ئے گا او رکچھ پتا نہیں جب چا ہے بیوی مر جا ئے، جب چا ہے شوہرمر جا ئے،جب چا ہے بچے مر جا ئے باپ بچوں کی پر وارش اس لئے کررہا ہے میرے بوڑھا پے کا سہا را بنے گا ہو سکتا ہے بچے ہی نہیں رہے گا ہو سکتا ہے باپ ہی نہ رہے ایسا باپ رات دن ہو تا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے آپ بچوں کو پروارش کر دیں پڑھا دیں لکھا دیں ان تر بیت کر دیں کہ وہ بوڑھا پے میں آپ کے کام ہی نہ آئیں آج کل یہ عام ہی ہو رہا ہے تو قرآن پاک کی صورت میں قل اللہ احد...اللہ هو صمد ...لم یلد ولم یلد ...میں اللہ

تعالیٰ نے اپنی پا نچ صفات کا احاطہ کیا ہے ۔اور بحیثیت خالق سے رسول اللہﷺ
سے اللہ تعالیٰ نے یہ فرما یا ہے کہ یہ جو راز ہے یہ راز میری مخلوق تک آپ
پہنچا ئیں گے قل اللہ ...ان کو بتا دیں مخلوق جو ہے وہ پانچ صفات سے تخلیق ہو
ئی ہے اور اللہ میں پا نچ ہے پا نچ صفات اللہ نے دی پا نچ صفات اللہ کی کیا ہیں
؟وہ پا نچوں صفات جو مخلوق میں ہیں اللہ میں نہیں اور وہ پانچوں صفات
خالق میں ہے مخلوق مینہیں ہیں ۔اب ان میں پانچ صفات میں سے ایک صفت
ایسی ہے کہ اگر مخلوق چا ہے تو دنیا سے توقعات چھوڑ کر اللہ کے ساتھ ساری
توقعات قائم کر لے کسی آدمی نے اگر کسی کی توقع پو ری بھی کردی تو کتنی
کر ی ایک، دو، تین، چاراور بعد میں کہے گا میں نے تو اس کا تو غریب ہے اس لئے
اور اللہ ایسا اللہ ہے کہ جس کو یہ قدرت حاصل ہے وہ ہر منٹ میں چاہے تو
ایک لاکھ توقعات مخلوق کی پوری کر سکتا ہے اورہ اس توقع اب اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیںجب تم سو جا تے ہو تو آدمی مو ت میں چلے جا تے ہو تو کون ہے وہ
جو تمہیں موت سے نکال کر دوبارہ زندہ کر دیتا ہے ؟آدمی سو جا تا ہے اللہ
میاں اس کو اگر بیدارنہ کر یں یااس کی روح واپس نہ کریں تو سارے مر جا ئیں
گے کیوں کہ سو نا تو مر نا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ وہ ذات ہے وہ رحیم و
کریم اللہ ہے جب تم سو جا تے ہو تو بو لو مر جا تے ہو اللہ اپنی رحمت سے
تمہاری روح کو واپس لوٹا دیتا ہے تمپھر زندہ ہو جا تے ہو پھر زندگی کے حرکات
و سکنات میں تھک کر تم چور ہو جا تے ہو تمہارا جسم بے کار ہو جا تا ہے ،تم
چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہتے ،کھڑے کھڑے گر جا تے ہو ،اللہ تعا لیٰ تمہارے اوپر
موت وارد کر دے اور اس موت میں تمہارے اندر روح کو دے کر ذخیرہ کر ڈال دیتے
ہیں ۔ اب تھکا ہوا آدمی جب سو تا ہے توا س کی حالے آپ سب کو پتا ہو گا
سونے سے پہلے کیاحالت ہو تی ہے اگر نیند پو ری نہ ہو تو اور جب وہ کہتے تو
معلوم ہو تا ہے حشرات و شرات ہو تے ہیں تھکان کا ذکر تو یہاں بھی نہیں تو
اس کا مطلب یہ ہوا وہ آدھی موت جو ہے آپ کے لئے انر جی کا ذخیرہ بن جا تی
ہے ایک طر ف آپ مر رہے ہیں آدھی موت اور دوسری طرف جب آپ اٹھتے
ہیں تو کیا دیکھیں آپ کو کو ئی تھکان کا احساس ہی نہیں ہو تا اللہ تعالیٰ نے
آپ کو حلق دیا اگر حلق بند ہو جا ئے آپ پا نی نہیں پی سکتے آپ کھا نا نہیں کھا
سکتے میرے پاس ایک مرید آئے پیچھے سال کا ذکر ہے یہ مرا قبہ ہال میں تو
سوکھا پتلا سوکھا ہوا بالکل بھا ئی تمہیں کیا تکلیف ہے کہنے لگے میں نے کہا
ڈاکٹر کو دیکھا اس نے کہا ہر قسم کے ٹیسٹ ہو گئے ہیں اس کو بھی دیکھا اس
کو بھی دیکھاہر حکیم ہر ڈاکٹر یہی کہتا ہے کو ئی بیماری نہیں ہے تمہیں لیکن
میں کھا نہیسکتا نکل نہیں سکتا بھا ئی کیسے تمہارا گزارہ ہے کھا نا پینا تو پڑتا
ہے کہنے لگے بسکٹ وہ پہلے آتے تھے نہ منہ بسکٹ اس کو پا نی میں گھول لیتے
ہیں اور پا نی میں گھول کر اس کو ہا تھوں سے مسل کر منہ میں ڈال کرایسے
ایسے حلق کر تا ہوں تو وہ نیچے اتر تے ہیں کھا نے کاوقت ہوا سب لو گ کھا نا
کھا رہے ہیں اس نے منہ بنا لیا میں نے اس سے کہا آپ کھا نا کھا ئیں چا ول دئے

تھوڑے سے اب وہ جناب اس نے منہ میں رکھتے حلق میںنے جا ئیتو زور سے ملا اتر
گیا اب اس نے ایسا کیا تو جناب اس کی تو آنکھیں ہی اوپر چڑ گئی آنکھو ں سے پا
نی ناک سے پا نی اب مرا تب مرا جب مرا میں نے دیکھا کہ یہ تو مرر ہا ہے کیا
بات ہو گئی خیر اس وقت جو ہوا اب میں آپ کو ایک بات سنا ئو گا بہت غور
طلب بات ہے یہ اب مجھے فکر ہو ئی کہ یہ بات کیا ہے میں اس کا گلہ پکڑا کر
دیکھا تنکا بھی ڈالا بالکل گلہ با کل صاف تھا کو ئی ٹونسنس نہیں تھے کو ئی اندر
سے گلہ پکا ہوا نہیں تھا پھر میں نے اس سے تنہا ئی میں اس سے بات کی بہت
اس پر دیا کی بہت دیا کی تو اس کے بعد یہ پتا چلاجو اس نے بتا یا صاحب میرے
اوپہر یہ خوف طاری ہے اگر میں نے کو ئی چیز نگل لی اور وہ حلق میں جا کر
پھنس جا ئے گی میں مر جا ئوں گا میں نے اس کی طرف دیکھا اور میں نے کمہا
بھا ئی یہ اتنے سارے لوگ کھارہے ہیں کہنے لگے یہ سب میں دیکھتا ہوں سمجھتا
ہوں لیکن پتا نہیں کیا ہے کو ئی بھی چیزرو ٹی کا نیوالہ یا کو ئی ٹھوس چیز کھا
ئی جب حلق کے اندر اتر ی اور یا جو میں کھا رہا ہے وہی روک جا ئے گی اوپر
سے سانس نہیں آئے گا میں مر گیاہتو میں نے کہا بھئی یہ تو بات ہی غلط ہے
سانس لینے کی نالی الگ ہو تی ہے حلق الگ ہو تا ہے تو کہا جی وہ کیسے ہو تا
ہے تو پھر میں نے کہا صبح کو پھر کر یں گے صبح کو لطیف بھا ئی آئے ہم نے ان
سے کہا بھئی اس بندے کو لیجا ئو ایک قصائی کی دوکان پر لیجا ئو اور وہاں اس
کو سری دیکھا ئودو تین سریاںد یکھا ئو اور اسے یہ بتا ئو نالیںدو ہو تی ہیں نرخے
الگ ہو تا ہے سانس کی نا لی الگ ہو تی ہے اچھا وہ دیکھ کر آگیا اب اس کا
جناب یقین تھوڑاسا کمزور ہوا اگر میں کو ئی چیز کھالوں گا تو وہ اٹک جا ئے گی
میں مر جا ئوں گا اس کے بعد میں نے آہستے آہستے اس کو کھلا نا پلا نا شروع کیا
وہ تین دن یہاں رہا چوتھے دن چلا گیا توا س کا کہنا یہ تھا کہ پتا نہیں کتنے چو
دہ سال بتا رہا تھا یا بارہ سال بتا رہا تھا میں نے کچھ کھا یا ہی نہیں ہے تو
باباجی کی کرا مت مشہور ہو گئی صاحب پندرہ سال کے بعد کھا نا کھلا کر بھیج
دیا اب اس میں کرا مت کا کیا کچھ بھی نہیںاگر یہی صورت میرے اوپر آپ کے
اوپر غیب کے اوپر محمود کے اوپرطاری ہو جا ئے اور ہمارے اندر خوف ہو جا ئے
کہ ہم کو ئی چیز کھا ئیں گے تو گلے میں اٹک جا ئے گی تو کیا ہم زندہ رہ سکتے
ہیں ؟اللہ کا نظام ہے جتنے لقمے کھا ئے جا تے ہیں اور جناب اس لقمے سے پیٹ
بھی بھر جا تا ہے وہاں کھا نا ہضم بھی ہو جا تا ہے تین وقت آپ کھا نا بھی کھا
لیتے ہیںپا نی پتا نہیں گر می میں مٹکے مٹکے ہی پی جا تے ہیںپتا نہیں وہ کدھر
چلا جاتا ہے کیا اللہ اب بھی اایسی ہستی نہیں ہے کہ آپ دنیا سے توقعات چھوڑ
کر اللہ کے ساتھ قائم کر یں۔کیا آپ کو ابھی بھی اللہ کے رحیم و کریم ہو نے کا
احساس نہیں ہے وہ اللہ جو آپ کو روز مارتا ہے روز پیدا کر تا ہے ،وہ اللہ جو
آپ کو روز نئی زندگی عطا کر تا ہے ،آپ دیڑھ فٹ کے بچے ہو تے ہیں ساتھ فٹ
کے آدمی بن جا تے ہیں یہ دیڑھ فٹ کے بچے میں ساتھ فٹ کے آدمی میں کیا اللہ
کی کو ئی نشانی نظر نہیں آتی ہاللہ نے آپ کو دماغ دیا ہر شخص کسی نے

کسی خیالات میں مصروف رہتے ہیں کبھی اچھے خیال آتے ہیں کبھی برے خیال
آتے ہیں آپ کو اللہ نے حافظہ دیا،آپ کو اللہ نے ذہن دیا، عقل دی کیا کبھی آپ نے
یہ سو چا ہے دماغ میں جو خیالات کا جو سلسلہ ہے وہ کونساسا نظام ہے کون
سے تار لگے ہو ئے ہیں کہ آپ کے دماغ میں برابر خیال آتے ہیں کچھ پتا نہیںآپ کو
خیال کہاںسے آئے کیا آپ اپنے اندر کی مشین پر غور نہیں کر تے؟دیکھئے ذرا سی
تکلیف ہو جاتی ہےتو پا نچ لاکھ رو پے کا آپریشن ہو تا ہے جب دل مین تکلیف ہو
جا ئے تو ساتھ لاکھ لیتے ہیں آپریشن کے مر امت کے ساتھ لاکھ روپے اور اور آپ کا
دل ؤپ چل رہے ہیں تب بھی کام کر رہا ہے ،آپ سو رہے ہیںتب بھی کام کر رہا
ہے ،بیٹھے ہیں تب بھی کام کر رہا ہے ،آپ نے کبھی اس پر غور نہیںکیا کہ دل کی
حرکت کس بنیاد پر قائم ہے اگر اللہ تعالیٰ آپ سے پیسے لینا شروع کر دے میڈیکل
سائنس کے حساب سے تو میں نے حساب لگا یا تھا کہ ساتھ لاکھ اس کے پھیپھڑوں
کے اتنے اور گردوں کے اتنے تو فلاح کے اتنے تو بیالیس لاکھ ہو تے ہیں تو اس کا
مطلب ہے کہ روزانہ اللہ تعالیٰ آپ کے اوپر آپ کے جسم کے اندر مشنیں ہیں ان
مشینوں کو بر حال رکھنے کے لئے بیا لیس لاکھ رو پے لیتا جو ہستی بیا لیس لاکھ
روپے روزانہ آپ کے اوپر خرچ کر رہی ہے تب بھی آپ اس سے توقع قائم نہیں کر
تے اور جو آپ کے سامنے آپ کو تین ہزار رو پے مہینے دے رہا ہے آپ اس کے اگے
ہر وقت ہا تھ جوڑے کھڑے ہیں ہاس سے بڑی نا انصافی اس سے بڑی جہالت
اس سے بڑی نا شکری اس سے بڑا کفران نعمت کیا ہو سکتا ہے ہاللہ تعالیٰ نے
حضور پاک ﷺ کو اس دنیا میں بھیجا اور اس لئے بھیجا کہ مخلوق اور خالق کے
رشتے کو اللہ تعالیٰکاجو ساتھ ہے مخلوق کے ساتھ اللہ کے ساتھ جو مخلوق کا
رشتہ ہے حضور پاکﷺ نے اس کو پو ری وضاحت کے ساتھ بیان فر مایا ہے حضور
پاکﷺ نے آپ کوپو ری کی جنگ میں حضور پاک ﷺنے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھے جو کچھ بتا یا تھا آپ لوگ گواہ ہیں کہ میں نے وہسب کچھ آپ کو بتا دیا
ہے لیکن ہماری صورت یہ ہے کہ ہم کھا بھی اللہ کا رہے ہیں ، پی بھی اللہ کا
رہے ہیں ،زندگی کا ذخیرہ بھی اللہ ہی فراہم کر رہا ہے اولاد بھی ہمیں اللہ
کی طرف سے مل رہی ہے ،کیوں کہ اللہ تو ہمیں پا نی اللہ نے دیا اب بتا ئیے
کبھی کسی آدمی نے کہا ہی نہیں پا نی اللہ دے رہا ہے اس سورت کو میرا جو
اپنا خیال ہے اور میرا جو اپنا زندگی کاتجربہ ہے وہ یہ ہے کہ اس فلیڈ کو ہر
مسلمان کو روزانہ ضرور پڑھنا چا ہئے او ر خالق اور مخلوق کا جو رشتہ بیان ہوا
ہے اس سورت پاک میں اس پر غوروفکر کر نا چا ہئے جب ہمارے ذہن میں یہ
بات آجا ئے گی کہ توقعات کا درومدار صرف اور صرف اللہ سے توقعات مخلوق
کی مخلوق پو ری نہیں کر سکتی کو ئی مخلوق کسی کا مقصد کیا پو را کر ے گی
وہ تو خود ایک مجبور انسان کیسی کا کیا کر ے گا میں نے ایک کتا ب میں واقعہ
پڑھا کہ ایک صاحب کیسی بادشاہ کے دربار میں گئے کہ کو ئی ضرور تھی کہا
بادشاہ سے درخواست کرو ں ان کو بیٹھا دیا گیا تو انہو ںنے دیکھا پر دے کے پیچھے
با دشاہ بیٹھا ہوا ہے اور اس کے ہاتھ اٹھے ہو ئے ہیں تو وزیر سے پو چھاصاحب

نے کہ یہ بادشاہ کیا کر رہا ہے ؟تو اس نے کہا بھئی با دشاہ مانگ رہا ہے ۔تو
اس نے کہا با دشاہ بھی مانگتا ہے ؟تو کہنے لگا ہاں سب ما نگتے ہیں اس نے کہا
یہ کس سے مانگ رہا ہے ؟ اس نے اللہ سے مانگ رہا ہے ۔تو اس نے کہا مجھ
سے زیادہ بے وقوف کو ن ہو گا جو میں اس سے مانگو میں بھی اللہ سے ہی جا
کر ما نگو گا ۔اس سورت مبا رکہ کی ایک فضلیت یہ ہے اگر آدمی اس کا مطا
لعہ کر ے اور دوسری میں نے آپ سے روحانی تفسیر بیان کی ہے کہ پا نچ صفات
پا نچ ایجنسیاں ،پانچ نقطہ اللہ نے اس میں بیان کئے ہیں اور اس میں یہ بات اتنی
وضاحت کے ساتھ بیان کر دی گئی ہے کہ اگر انسان چا ہے اس کو مجبوری کہے
لے چاہنا میبالگ سے کہے رہا ہوں یہ تو مجبوری ہے توقعات تو مجبوراً پو ری کر
رہا ہے وہ لیکن اس نے اپنا ارادہ شامل کر لیا تو وہ اللہ کا شکر گزار بندہ یقینا
بن جا ئے گااس لئے اس کے سامنے یہ بنات آجا ئے گی کہ مخلوق کسی مخلوق کی
توقع پو ری نہیں کر سکتی ۔اللہ ہی توقع پو ری کر تا ہے جب ساری مخلوق کی
اللہ ہی توقع پو ری کر تا ہے تو یہ بھی توقع اللہ کی ہے روحا نیت میں آپ نے
سنا ہوگا ایک لفظ ہے تکناتوقع بھروسہ اس تکنے کا مطلب ہی یہ ہے انسان کے
اندر جب اپنی ضرورت کا تقاضہ پیدا ہوتو اس کا ذہن اللہ کے علاوہ کسی بندے
کی طرف کبھی بھی نہیں جا ئے گا ۔غور کر یں شاہ صاحب بزرگ تھے انہوں نے
اپنی کتاب میں ایک قصہ لکھا میں اپنی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک صاحب
آگئے ٹھہر گئے مغرب کے بعد کھا نا آیا تو میں نے صاحب کھا نا کھا لیجئے تو کہنے
گے میں کھا نا نہیں کھا تا کہنے لگے میں تو پلا ئو کھا تا ہوں میں نے کہا بھئی
یہاں پلا ئو کہا رکھا ہے خیر انہوںنے تھوڑا سا کھا نا رکھ دیا اکے باولے ؤدمی ہے
رات کو بھوک بھی لگی تو دے دیں گے وہ مسجد میں ٹھہر گئے میں اپنے حجرے
میں میںجاکر دروازہ بند کر دیا بادل آرہے تھے بہت زور کی بارش بر سی اسی
بارش میں دروازہ پر دستک ہو ئی انہو ں نے کہا کو ئی فقیر ہی ہو گا اس کے
کپڑے گیلے ہو گئے ہو نگے اب میں نے تھوڑا سا دروازہ کھو لا اندر با رش نے آئے تو
ایک صاحب نے جلدی سے بڑا تھا ل اندر دیا اور کہا ملا جی یہ پلا ئو رکھ لو بر تن
سمیٹھ کے دے دو جلدی سے میں نے کہا میں اکیلے ہی کھائوں تو میں نے کہا کھا
ئو اب پلا ئو پسند ہے بڑی خوش میزاج ہو گئے میں نے حجرے سے نکلا اور کہا آپ
کو پلا ئو آگئے اب کھا لیں کہنے لگے ہاں شروع کر تے ہیں میں نے پانی لا کر رکھ
دیا تو اتنے میںمجھ سے پو چھا بھی نہیں کہ تم بھی کھالو تو میں نے میزاق میں
کہا اللہ کے بندہ بھئی جھوٹ ہی توازن میں پو چھ لوتو اس نے کہا جھوٹی توازن
کیا ہو تی ہے بھئی سچی ہو تی ہے تومرغی کھا نے والے لوگ پلا ئو کیسے کھا ئو
گے ہم تو پلا ئو ہی کھا تے ہیں اللہ پلائو دیتاہے تو کھا تے ہیں ورنہ کھا تے ہی
نہیں ہیں کہنے لگے صاحب اس بات سے بڑا خوش ہوا یہ مرگ پلا ئو با رش میں
کیسے آیا ؟کیوںآیا ؟ رات کے ٹائم اب مجھے انتظار ہوا کے وہ بر تن لینے آئے تو اس
سے پو چھو تو میں نے پو چھا اس سے کہ بھئی آپ اتبی با رش میں مرغ پلا ئو لا
نے کا کیا خیال آیا تمہیں کہا مولوی جی بات یہ نہیں ہے میری بیوی نے منت مانی

تھی اللہ سے اور منت یہ ما نی تھی ایک چوزا پال لیا مر غی کااور منت یہ مانی
تھی جب میری منت پوری ہو گی اسی دن ملا جی کو مر غ پلا ئو کھلائوں گی تو
جیسے ہی اس کی منت پو ری ہو ئی اس نے مرغ پلا ئو پکا لی اور اس ادھرمیں
با رش ہو گئی تو بیوی نے کہا کہ ہماری منت پو ری ہو نی چا ہئے ہمیبارش
میں یہ دے کر آئو ملاجی تک پہنچائوں وہ کھا نا میری بیوی نے کہا مجھ سے
بھگوان اتنی دیر ہو گئی وہ تو کھا بھی چکے ہو نگے تو انہوں نے کہا ہمیں کچھ
نہیں واسطہ بس پہنچا دو کسی طرح پہلے میں اس فقیر کے پاس گیا کہنے لگا
بھئی یہ کیا چکر ہے کہنے لگے دیکھو بات یہ ہے کہ ہم کسی مخلوق سے توقع
نہیں رکھتے ہم اللہ سے توقع رکھتے ہیں اللہ سے ہم نے کہہ دیا ہم مرغ پلا ئو
کھلا ئو گے تو کھا ئیں گے نہیں کھلا ئو گے تو بھوکے پڑے رہے گے تو بھئی ہم مرغ پلا
ئو ہی کھا تے ہیں ایک وقت نہ ملے دو وقت نہ ملے تین وقت نہ ملے کھا تے ہی
نہیں ہے ہمارا مر غ پلا ئو کا انتظام ہو جا تا ہے جیسے تم نے ہمیں رات کو
گوشت پلا ئو کھلا یا ہےایک واقعہ انہوں نے لکھا تو یہ ہے کہ آپ اپنی زندگی میں
اس قسم کے ہزارت تجر بات سے گزارتے ہیں کہ آپ کو کبھی کسی چیز کا خیال
آیا کہ یا ر ہاں میں نے پہن لی معلوم ہوا کہ ایک ہے الذین ...اللہ کو یاد ہے
معلوم ہوا کہ وہ حلوہ کھلا تے ہیں اس قسم کے واقعات اکثریت ہو تے ہیںلیکن
کیوں کہ ہمارے ذہن میں اللہ ہے ہی نہ ہمارے پڑو سیوں کے دل میں یہ خیال
ڈالا کہ حلواپہ بھجیں اللہ کو نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں پڑوسیوں نے حلواہ بھیجا آپ
سب حضرات سے یہ درخواستہ ہے کہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے قل اللہ ...
پڑھنے کی کو شش کر یں اور جس طرح میں نے بتا یا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پا
نچ صفات کا تذکرہ فرمایا ہے جس میں سے چار صفات ایسی ہیں کہ مخلوق
کسی بھی طرح اس میں داخل نہیں ہو سکتی یہ اللہ اور اللہ بے نیاز ہے دنیا سے
کا ئنات سے وسائل سے جو چا ہے جس طرح چا ہے جب چا ہے جو چاہے کر دیتا
ہے آپ اگر اپنا ذہن اپنی توقعات اللہ سے وابسطہ کر دیں گے تو یقینا آپ کا اللہ
کے ساتھ تعلق قائم ہو جا ئے گا اور جتنا آپ کا اللہ کے ساتھ تعلق قائم ہو جا ئے
گااسی منا سبت سے ددنیا سے توقعات کا جو سلسلہ ہے وہ آہستہ آہستہ ختم
ہو جا ئے گاہپیغمبران علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کے یہ طرز فکر ہے کہ وہ کو ئی
بھی کام کر تے ہیں ارادے سے غیر ارادی طور پر ان کا ذہن اللہ کی طرف لگا ہوا
ہو تا ہے ہاللہ جن لوگوں کو علم عطا کر تا ہے ا للہ جن لوگوں کو علم عطا دیتا
ہے اپنا علم عطا کر دیتا ہے یا روحانی علم کو اللہ تعالیٰ عطا کر دیتا ہے تو وہ
کہتے ہیں کہ یہ بات ہمارے یقین میں پیٹرن ہو گئی ہے کہ یہاں جو بھی کچھ ہے
وہ سب اللہ کی طرف سے ہے تو اس میں کیا شک ہے بھئی میں پیدا ہو ا آپ
پیدا ہو ئے اب بتا ئیے میرے پیدا ہو نے میں آپ کے پیدا ہو نے میں آپ کا کیا اختیار
ہے اللہ نے چا ہا جب پیدا ہو گئے پیدا ہو کر ہی مر جا تے ایک مہینے کا بچہ مر
جا تا ہے پا نچ سال کا مر جا تا ہے چھ سال کا مر جا تا ہے ہم نہیں مر ے تو بھئی
اس میں ہمارا کیا اپنا اختیار ہے ساتح سال میں نہیں مرے اس میں ہمارا کیا سو

سال کے ہو گئے ایک دن کے ہو کر مر گئے اس میں ہمارا کیا ہے تو ہماری تو پیدا
ئش بھی ہماری اپنی اختیاری نہیں ہے ۔کو ئی آدمی اس دنیا میں مر نا نہیں چا
ہتا لیکن مر تا ہے اس کا مطلب ہے کہ زندہ رہنے پر بھی ہمیں کو ئی اختیار
نہیں ہے ۔اس زندگی کی چھان بین کر نے سے ایک ہی بات سمجھ میں آتی ہے
کچھ نہیں سب کچھ اللہ ہے ۔انسان کی زندگی اس بنیاد پر قائم کہ اللہ چاہتا
ہے کہ انسان زندہ رہے ۔لیکن جب اللہ نہیں چاہتا تو زلزلے آجا تے ہیں ۔ہزاروں
لاکھوں ایک اس میں مر جا تے ہیں طو فان آجا تے ہیں پا نی کے اس میں ہزاروں
مر جا تے ہیں ۔اس میں لاکھوں مر جا تے ہیں ۔کیا وہ لوگ مر نا چا ہتے ہیں
عزیزان محترم ہماری پیدائش بھی ہماری اختیار نہیں ہے ہمارا جوان ہونا بھی
ہمارے اختیار میں نہیں ہے ،ہمارے اندرجو عقل و شعور ہے اس عقل و شعور کے
بار ے میں بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا اختیار میں ہے یہ چیزیں ان کو
ذرا ٹھیک تو کر کے دیکھا دیں ،پاگل ہو جا تے ہیں کبھی کسی پا گل کو ٹھیک ہو
تے ہو ئے دیکھاآنکھیں آنکھیں بھی ہیں پتلی بھی ہے پلکیں بھی ہیں جھپک بھی
رہی ہے نظر نہیں آرہا ڈاکٹر احیران پر یشان ہیںاس کو نطر کیوں نہیں آرہا ؟
کیوں کہ اندر جو ہے وہ کچھ کیا ہوا ہے اندر جو ہے پر دہ آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ
حفاظت نہ فرما ئے تو کسی بھی آنکھ کے اندر پر دہ آجائے ہم چلتے پھر تے ہیں
بھا گتے دوڑتے ہیں پولیو ہو جا تی ہیں ٹانگیںایسی لٹک جا تی ہیںہماری ٹانگیں
لٹک جا ئیں ہم کیا کر سکتے ہیں ؟یعنی آپ کس کس چیز کا شکر ادا کر یں تو
آپ کی پو ری زندگی اللہ سے وابسطہ ہے اللہ کے سہارے پڑی ہو ئی ہے ۔توجب
اللہ کے سہارے پر ہی ہم زندہ ہیں تو اللہ کے علاوہ مخلوق سے توقع قائم کر نا
تو بہت ہی نا شکری اور جہا لت کی بات ہے ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو فیق دے
کہ ہم اپنی دماغی اور ذہنی صلاحیتوں سے اپنی زندگی کے بارے میں غوروفکر
کریں ۔دوسری فکر یں چھوڑیں آپ اللہ نے ہمیں کیوں پیدا کیا ؟اللہ نے ہمارے
اندر ایک سسٹم بنادیا ہے دل کا گر دوں کا پھیپھڑوں کا آنتوں کا آخر اس کی کیا
ضرورت پیش آئی تھی اللہ کو کیوں اللہ چا ہتاہے یہ ہوا پا نی آسمان زمین
درخت یہ سب اللہ نے ہمارے لئے بنا ئے کیوں بنا ئے ؟میرے ذہن میں تو ایک ہی
بات آتی ہے یہ سب اللہ نے اس لئے بنا ئے ہیں کہ ہم ان سب چیزوں کو دیکھ کر
اللہ کی حاکمیت کو قبول کر ے اور دنیا سے توقعات چھوڑ کر اللہ کے ساتھ ساری
توقعات قائم کر یں اب جب ہمارے اندر یہ صورت پیدا ہو جا ئے گی تو یقین جب
دنیا ہی ہمارے سامنے ہو گی دنیا کا مطلب یہ نہیں آپکھا ئیں نہیں پئے نہیں کا
روبار نہیں کر یں کا روبار تو جب ہی کریں گے جب اللہ کے حکم سے ہو ۔کاروبار
تو آپ جب ہی کریں گے نہ خریدار بھی پیدا ہوں ۔کاروبار کر تے ہیں خرید ار ہی
نہ ہوں تو کہاں سے آپ دوکان چلا لیں گے زندگی کے بارے میںغوروفکر کر نا
تفکر کر نا گہرا ئی میں ا تر جا نااللہ کی نعمتوں کو یاد رکھیں تو آپ کو ایک ہی
بات نظرآئے گی اصل مالک ،اصل خالق ،اصل باپ،اصل ماں ، اصل رشتے دار اللہ
کے علاوہ کو ئی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سو چنے سمجھنے کی تو فیق عطا

کریں اور قرآن پاک کو پڑھنے کی تو فیق عطا کر ے۔اب جس طرح ابھی میں نے
آپ سے عرض کیا اخلاص کا تر جمہ اور تفسیر اس کی ایک بنیاد یہ ہے آپ نے
بہت ساری تفسیریں سنی ہو نگی پڑھی بھی ہو نگی اس کی بنیاد ہی یہ ہے کہ
ایک ایسا بندہ اللہ نے میرے اوپر مہربان کر دیا ہے میری مراد میرے مرشد کریم
حضور قلندر بابااولیا ء سے ہے ان میں سوچ اور گہرائی کا تفکر اند رہے جس
طرح میںگہرائی میں سوچ کر اللہ کی نشانیاں بیان کر سکتا ہوں ہر انسان سوچ
کر اللہ کی نشا نیوں کا مشاہدہ کرسکتا ہے ہر انسان اللہ کی نشا نیوں پر سوچ
کر اللہ سے دوستی کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرما یا کہ جو میرا دوست بن
جا تا ہے میں اس کے اوپر سے خوف اور غم ہٹادیتا ہیں اللہ انا ...اللہ تعالیٰ آپ
کے رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چل کر سوچنے کا جو تفکر نکل گیا ہے وہ دو
بارہ بحال ہو جا ئے۔ہمارے اندر جو دماغی ذہنی اور روحانی صلاحیتیں ہمارے اندر
عطا کی ہیں ہم ان کا کھوج لگا ئیں ان کو تلا ش کر یں اوور جب ان کو تلا ش
کر یں تو ظاہر ہے استعمال بھی کر یں گے ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 92

Track 2

Time

۲۔کیا مر شد مر ید کے نیک اور بد اعمال پر اثر انداز ہو سکتاہے

اور کیا مر ید کو نیک اعمال کی تر غیب دے سکتا ہے ؟

علوم دو طرح کے ہو تے ہیں ایک علوم وہ ہو تے ہیں جو اپنی وقعتا وقعتا کتاب
پڑھ سے پہلی جماعت دو سری جماعت تیسری جماعت میں جا تے ہیں اور
دوسرابڑھا ئی کا کام، لوہار کا کام ،درزی کا کام یہ سب بھی علوم ہیں ان علوم
میں بنیادی چیزجو ہے وہ بھی یہ ہو تی ہے استاد جس طرح ہو تا ہے اور جس
طرح ایم اے سے اس استاد کو علم اگر سیکھ لیا جا ئے تو آدمی کامیاب رہے گا
اس کی مثال یوں ہے کہ ایک استاد نے آپ کو جو تا بنانا سیکھا یا اب جو تا پیر کی
منا سبت سے اس طرح بنتا ہے کہ پنجے کی طرف سے جو تا چوڑا ہو تا ہے اور
ایڈھی کی طرف سے جو تا پتلا ہو تا ہے استاد کی رہنما ئی میں اس بنیا دی بات
کو قائم سامنے رکھتے ہو ئے کہ جو تے کا سامنے کا حصہ چوڑا ہوتا ہے جو تے کا
پچھلا حصہ چوڑا نہیں ہو تا اگر کو ئی آدمی جو تا بنا ئے تووہ جو تا صیحح ہو گا
اور اگر اسی بنیاد پر بہت زیادہ غورو فکر کریں اگر استاد کی بتا ئی ہو ئی بنیاد
سامنے رکھ کر جو تے میں کو ئی نئی بنیاد پیدا کر ے گا جوتا اچھے سے اچھے بنتا
چلے جا ئے گا لیکن اگر بنیاد کو بدل دیا جا ئے مثلاً پنجے کا حصہ پیچھے کر دیا جا

ئے اور پیچھے کا حصے پنجے کی طرف کر دیا جا ئے تو اس کو آپ اور مان لو جو تا
... پہنہے کا کام آتا ہے ہریکارڈنگ خراب ہے بہتے